Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

تار کا پتہ: الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ — خطبہ نمبر ۳۶

یوم سہ شنبہ — ۲۲ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ — فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۰/۶ — ۱۴ اخاء ۱۳۳۱ ہش — ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء — نمبر ۲۴۲

لاہور میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین کی تشریف آوری

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ساڑھے پانچ بجے شام بذریعہ کار ربوہ سے تشریف لائے۔ صحت کے متعلق دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا:

"طبیعت خراب ہے۔ راستہ میں ہوا لگنے سے کھانسی ہو گئی ہے۔"

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو ٹمپریچر آج بھی ۹۹ ہے۔ بلڈ پریشر زیادہ ہو گیا ہے۔ مگر غنودگی اور کمزوری بفضلہ تعالیٰ نسبتاً کم ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اسکے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔" (کشتی نوح)

حکومت ایران کے خلاف ایک گہری سازش کا انکشاف

اس سازش میں جو ایک غیر ملکی سفارتخانے کے اشارے پر کی گئی تھی ۲ جرنیل اور پارلیمنٹ کے متعدد ممبر شامل تھے

تہران ۱۳ اکتوبر۔ ایران کے وزیر خارجہ حسین فاطمی نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت کے خلاف ایک خطرناک سازش کا پتہ چلا ہے۔ جو ایک غیر ملکی سفارتخانے کے اشارے پر کی گئی ہے۔ انہوں اس غیر ملکی سفارتخانے کا نام ظاہر نہیں کیا۔ اعلان میں انہوں نے بتایا ہے۔ کہ اس سازش میں ۲ جرنیل اور پارلیمنٹ کے متعدد ممبر شامل ہیں۔ اس سلسلہ میں فوج کے ایک سابق افسر اعلیٰ ابو الحسن حجازی اور دو ممتاز تاجروں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ دوسرے فوجی افسر جنرل زاہدی ہیں۔ وہ پہلے ڈاکٹر مصدق کی کابینہ میں وزیر داخلہ تھے۔ سینیٹ کا ممبر ہونے کی وجہ سے انہیں گرفتار نہیں کیا جا سکا۔ حکومت پارلیمنٹ کے دوسرے ممبران کے ساتھ ان کے معاملہ پر بھی غور کر رہی ہے۔ وزیر خارجہ نے یقین دلایا ہے۔ کہ اس سازش میں جتنے لوگ بھی شریک تھے۔ ان کے خلاف سخت کاروائی کی جائے گی۔

لندن ۱۳ اکتوبر۔ فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے سابق چیف جسٹس سر موریس گوائر کا آج انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر ۶۶ سال تھی۔

برطانیہ نے ایران کی آخری تجاویز مسترد کرنے کا فیصلہ کر لیا!

یہ فیصلہ امریکہ کے ساتھ صلاح و مشورہ کے بعد کیا گیا ہے

لندن ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ نے تیل کے تصفیہ کے بارہ میں ایران کی آخری تجاویز کو بھی مسترد کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایرانی مراسلے کا جواب امید ہے۔ برطانوی سفیر مقیم تہران کی معرفت حکومت ایران کو کل کسی وقت دے دیا جائے گا۔ تجاویز کو مسترد کرنے کا فیصلہ امریکہ کے ساتھ صلاح و مشورے کے بعد کیا گیا ہے۔ اپنے جواب میں برطانیہ اور امریکہ نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ مزید بات چیت کا دروازہ کھلا رہے گا۔

۷ ہزار ٹن روسی گیہوں آج کراچی پہنچ جائے گا

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ سات ہزار ٹن روسی گیہوں کل کراچی پہنچ جائے گا۔ حکومت پاکستان نے پچھلے دنوں روس کے ساتھ مبادلہ اشیاء کا جو سمجھوتہ کیا ہے۔ اس کے تحت روسی گیہوں کی یہ پہلی کھیپ پاکستان پہنچ رہی ہے۔

مرکزی آئین کے مطابق مشرقی بنگال مسلم لیگ صوبائی آئین میں ترمیم کر لیگی

ڈھاکہ ۱۳ اکتوبر۔ مشرقی بنگال مسلم لیگ کونسل نے جس کا دو روزہ اجلاس آج یہاں ختم ہو گیا۔ بعض معمولی ترمیموں کے ساتھ صوبائی لیگ کا نیا آئین منظور کر لیا۔ یہ ترامیم زیادہ تر صوبائی آئین کو مرکزی مسلم لیگ کے آئین کے مطابق بنانے کے لئے منظور کی گئیں۔ آئین میں وضاحت کر دی گئی ہے۔ کہ صوبائی لیگ کے اغراض و مقاصد وہی ہوں گے جو مرکزی لیگ کے ہیں۔ صوبائی ورکنگ کمیٹی کی میعاد ایک سال کی بجائے دو سال کر دی گئی ہے۔ اسی طرح چندہ رکنیت بھی بڑھا دیا گیا ہے۔ چنانچہ آئندہ ہر رکن دو روپے سالانہ چندہ ادا کرے گا۔

ہندوستان میں پاسپورٹ سسٹم کا نفاذ

کل سے شروع ہو جائے گا

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ نئی دہلی ریڈیو کی اطلاع کے مطابق ہندوستان نے پاسپورٹ سسٹم پر پرسوں سے عمل شروع کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے تحت ہر قسم کے مسافروں کو سفر کی سہولتیں بہم پہنچانے کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ اور اس بات کی کوشش کی جائیگی۔ کہ گاڑیوں کی آمد و رفت میں کسی قسم کی روک واقع نہ ہو۔

پاکستان مسلم لیگ کونسل میں قرار دادوں پر بحث

ڈھاکہ ۱۳ اکتوبر۔ پاکستان مسلم لیگ کونسل آج رات بعض اہم قراردادوں پر غور کر رہی ہے جن میں سے ایک قرارداد کشمیر کے متعلق ہے۔

پشاور یونیورسٹی میں بنگالی پڑھانے کا انتظام

ڈھاکہ ۱۳ اکتوبر۔ سرحد کے وزیر اعلیٰ خان عبد القیوم خان نے بتایا ہے۔ کہ پشاور یونیورسٹی میں اگلے تعلیمی سال سے بنگالی پڑھانے کا انتظام کر دیا جائے گا۔

پاکستان میں مستقل بنیادوں پر شہری دفاع کو منظم کیا جائیگا

ڈھاکہ ۱۳ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے مستقل بنیادوں پر شہری دفاع کو منظم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آج یہاں شہری دفاع کے تربیتی سکول میں اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے کہا۔ اچھا شہری بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ قوم کے افراد اپنے آپ کو جنگ اور امن دونوں حالتوں میں اپنے فرائض ادا کرنے کے قابل بنائیں۔ شہری دفاع کی تربیت جنگ کے زمانہ میں ہی ضروری نہیں ہوتی۔ بلکہ سیلابوں اور زلزلوں کے وقت بھی یہ بہت کارآمد ثابت ہو سکتی ہے۔ اس بات کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ کہ مستقل بنیادوں پر شہری دفاع کو منظم کرنے کے جو انتظامات بھی کئے جائیں۔ ان میں مسلم اور غیر مسلم دونوں حصہ لے سکیں۔

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ گورنر جنرل عزت مآب غلام محمد صوبہ سرحد اور وہاں کی ریاستوں کا بارہ روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد آج صبح کراچی واپس پہنچ گئے۔

پاکستانی ہائی کمشنر کی پنڈت نہرو سے ملاقات!

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ ہندوستان میں پاکستان کے نئے ہائی کمشنر مسٹر شعیب قریشی نے آج ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کو اپنے تقرری کاغذات پیش کئے۔

جسٹس کارنیلیئس کا نیا عہدہ

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ لاہور ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس کارنیلیئس کو جسٹس محمد اکرم کی جگہ عارضی طور پر فیڈرل کورٹ کا جج مقرر کیا گیا ہے۔ ان کا تقرر اس روز عمل میں آئے گا جس روز وہ اپنے نئے عہدہ کا چارج لیں گے۔

پنجاب میں شکر سازی کا ایک اور کارخانہ

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ پنجاب میں سالانہ کے قریب شکر سازی کا کارخانہ قائم کرنے کے لئے مشینری کا کام قریب قریب مکمل ہو چکا ہے۔ امید ہے۔ کہ کارخانے میں دو ماہ کے اندر اندر کام شروع ہو جائے گا۔ شکر سازی کا ایک کارخانہ بہاولپور میں پہلے ہی قائم ہو چکا ہے۔ یہ دونوں کارخانے مل کر ۲۶ ہزار ٹن شکر سالانہ تیار کریں گے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

۳۴

خطبہ جمعہ

اگر کسی مذہب پر عمل کرنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نہیں ملتا تو وہ مذہب محض نام کا مذہب ہے

عبادت۔ حسن ظنی۔ اطاعت۔ دین کیلئے قربانی کا جذبہ۔ نماز اور روزہ وہ ذرائع ہیں جن سے خدا تعالیٰ ملتا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ ستمبر ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس۔ مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
مذہب جس کے پیچھے دنیا کا اکثر حصہ فریفتہ ہے۔ اور جس کے نام سے اور جس کی خاطر ہر سال ہزاروں اور لاکھوں بے گناہوں کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ ہزاروں اور

لاکھوں بے قصوروں پر ظلم

کیا جاتا ہے۔ اور ہزاروں اور لاکھوں مستحقین امداد کو امداد سے محروم کیا جاتا ہے۔ وہ اپنے اندر درحقیقت ایک ہی خصوصیت رکھتا ہے۔ اور وہ خصوصیت یہ ہے کہ خداتعالیٰ اور بندہ کے درمیان تعلق پیدا کیا جائے۔ دنیا میں کئی قسم کی نیکیاں پائی جاتی ہیں۔ لیکن اگر مذہب نہ بھی ہو۔ تو بھی لوگ وہ کام کرتے ہیں۔ اور دوسروں سے کرواتے ہیں مثلاً ماں باپ سے محبت کرنا ہے۔ ایک دہریہ بھی اپنے ماں باپ سے محبت کرتا ہے۔ ایک فلسفی بھی ماں باپ سے محبت رکھتا ہے۔ ایک حریص اور لالچی انسان جو دوسروں کا مال لوٹ کر اپنا گھر بھرنا چاہتا ہے۔ وہ بھی جب ماں باپ کے سامنے آتا ہے تو اس کی آنکھوں میں

محبت کی جھلک

آجاتی ہے۔ ایک ڈاکو اور قاتل انسان بھی ماں باپ سے محبت کرتا ہے۔ اور بسا اوقات وہ قاتل اور ڈاکو بنتا ہی اس لئے ہے۔ کہ کسی نے اس کے ماں باپ، بہن بھائی یا کسی اور رشتہ دار پر ظلم کیا ہوتا ہے۔ اور وہ اس کا بدلہ لینے کے لئے اس ظالم کو قتل کر دیتا ہے۔ وہ اس کا بدلہ لینے کے لئے ڈاکو بن جاتا ہے۔ اور مذہب بھی یہی کہتا ہے۔ کہ ماں باپ سے محبت کا سلوک کرو۔ اور ان کا احترام کرو۔ پھر مذہب کہتا ہے۔ بیوی سے محبت کرو۔ اور اس کا احترام کرو۔ مذہب کہتا ہے عورت اپنے خاوند سے محبت کرے اور اس کا احترام کرے۔ لیکن اگر مذہب نہ بھی ہو۔ تو بھی لوگ اپنی بیویوں سے محبت کریں گے اگر مذہب نہ بھی ہو تو بھی عورتیں اپنے خاوندوں سے محبت کریں گی۔ اور ان کا احترام کریں گی۔ پھر

مذہب کہتا ہے

جھوٹ نہ بولو۔ اب اس کے لئے کسی مذہب کی ضرورت نہیں۔ جن قوموں میں کوئی مذہب نہیں پایا جاتا۔ مثلاً پرانے حبشی قبائل ہیں۔ جو خدا اور اس کے رسول اور کتاب پر ایمان نہیں رکھتے۔ انہیں دیکھ لو وہ بھی شریف انسان کی یہی تعریف کریں گے۔ کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا حالانکہ وہ کسی مذہب کے متبع نہیں۔ ان کا رسول اور کتاب پر ایمان نہیں ہوتا۔ لیکن شرافت کے ساتھ سچ کا تعلق وہ بھی مانتے ہیں۔ پھر چوری چکاری کے ساتھ بھی مذہب کا کوئی تعلق نہیں مذہب بے شک یہ کہتا ہے کہ چوری نہ کرو لیکن جہاں مذہب نہیں وہاں بھی

شرافت یہ کہتی ہے

کہ چوری کرنا برا ہے پھر لڑائی جھگڑا۔ دنگا فساد غیبت اور دوسرے سے بغض اور کینہ رکھنا ہے۔ مذہب ان سے منع کرتا ہے۔ لیکن اگر مذہب نہ بھی ہو۔ تو بھی ایک شریف انسان ان برائیوں سے اجتناب کرے گا۔ پس یہ تمام چیزیں ایسی ہیں۔ کہ جہاں مذہب نہیں وہاں بھی پائی جاتی ہیں۔ اور جہاں مذہب ہے وہاں بھی یہ سب موجود ہیں اگر کوئی چیز ایسی ہے۔ کہ جہاں مذہب ہے وہاں تو وہ موجود ہے۔ لیکن جہاں مذہب نہیں وہاں وہ موجود نہیں۔ تو وہ

خدا تعالیٰ سے تعلق

پیدا کرنے کا خیال ہے۔ اگر مذہب نہیں تو انسان خداتعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا خیال نہیں رکھتا۔ وہ کہے گا مجھے خداتعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یا وہ سرے سے خداتعالیٰ سے ہی انکار کر دے گا۔ لیکن ایک مذہب کا پابند انسان خداتعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا محتاج ہوتا ہے۔ ہر مذہب کا ماننے والا کہے گا کہ مجھے خداتعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن اس

امتیازی نشان

کو کس حد تک اختیار کیا جاتا ہے۔ کہنے کو تو ہر مذہب والا یہی کہتا ہے۔ کہ مجھے خداتعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن کتنے لوگ ہیں جن میں تعلق باللہ پیدا کرنے کا احساس اس شدت سے پایا جاتا ہے۔ جس شدت سے وہ پایا جانا چاہیئے۔ ۱۰۰ میں سے ۹۹ نہیں۔ ہزار میں سے ۹۹۹ نہیں۔ بلکہ ایک لاکھ میں سے ۹۹ ہزار ۹ سو ننانوے اور شائد اس سے بھی کم وہ لوگ نکلیں گے جن میں مذہب کا خیال تو ہے۔ لیکن خداتعالیٰ سے محبت نہیں۔ اور صرف یہی نہیں کہ انہیں

خداتعالیٰ سے محبت

نہیں۔ بلکہ خداتعالیٰ سے محبت پیدا کرنے کا خیال بھی ان میں نہیں پایا جاتا۔ ایک انسان تندرست ہے تو اچھی حالت ہے۔ لیکن اگر ایک شخص بیمار ہے اور اسے خواہش ہے۔ کہ اس کا علاج ہو۔ تو بھی اس کے اچھے ہونے کی امید ہے۔ لیکن اگر ایک انسان بیمار ہے۔ اور وہ اپنے علاج کا خیال بھی نہیں کرتا تو اس کے اچھا ہونے کی امید نہیں ہو سکتی۔ ایک لاکھ میں سے ۹۹ ہزار ۹ سو ننانوے کو تو خواہش ہی نہیں کہ ان کا علاج ہو۔ اس لئے امید نہیں کہ وہ اچھے ہوں۔ بیماری سے وہی شخص شفا پا سکتا ہے جس کو یہ احساس ہو۔ کہ میں بیمار ہوں اور اس بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لئے مجھے کوشش کرنی چاہیئے۔

ہماری جماعت

ایک نئی قائم شدہ جماعت

ہے۔ اس پر ابھی جوانی کا وقت بھی نہیں آیا۔ لیکن زمانہ کی رو اور گردوپیش کے حالات کی وجہ سے میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے لوگوں میں یہ جذبہ نہیں۔ کہ خداتعالیٰ سے تعلق پیدا کیا جائے خداتعالیٰ سے محبت پیدا کی جائے۔ روزانہ ۵۰-۶۰ خطوط دعا کے لئے مجھے آتے ہیں۔ اور اگر رقعے وغیرہ ملا لئے جائیں۔ تو سو سوا سو بن جاتے ہیں۔ ان تمام خطوط کو نکال کر دیکھ لو۔ ان میں یہی ذکر ہوگا کہ میری بیوی بیمار ہے دعا کریں کہ وہ تندرست ہو جائے۔ میں نے ایک سودا کیا ہے۔ دعا کریں کہ یہ سودا بابرکت ہو۔ میں نے شادی کرنی ہے دعا کریں کہ کوئی اچھی بیوی مل جائے۔ میرے گھر بچہ پیدا ہونے والا ہے دعا کریں کہ لڑکا پیدا ہو۔ میری ترقی کا وقت آگیا ہے۔ دعا کریں۔ کہ میرے آفیسر مجھے ترقی دے دیں۔ میں نوکری کرنے والا ہوں دعا کریں کہ مجھے کوئی اچھی ملازمت مل جائے میں ایک دوکان کھولنے والا ہوں دعا کریں کہ اس دوکان میں خداتعالیٰ برکت ڈالے۔ میں نے فلاں فصل بوئی ہے دعا کریں کہ بارش ہو جائے۔ اور فصل اچھی ہو۔

غرض

سو سوا سو خطوط

اسی قسم کے ہوں گے۔ اور معلوم ہوگا کہ ہر انسان کا ذہن۔ دوکان۔ نوکری۔ کلرکی۔ صحت تندرستی وغیرہ کی طرف جا رہا ہے۔ اور اگر کوئی خانہ خالی ہے۔ تو وہ صرف خداتعالیٰ کا ہے۔ بہت کم خطوط ایسے نکلیں گے۔

جن کے لکھنے والوں میں خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے کی تڑپ پائی جاتی ہو۔ سو سوا سو خطوط میں سے ایک دو خط ایسے ہوں گے۔ جن میں تعلق باللہ اور خدا تعالےٰ سے محبت پیدا کرنے کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ خصوصاً نوجوانوں میں مَیں دیکھتا ہوں کہ ان میں خدا تعالےٰ سے ملنے کی خواہش بہت کم ہے۔ ان کی زبان زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ وہ دوسروں پر اعتراضات کریں گے۔ ان میں نقص نکالیں گے۔ لیکن ان میں سے کوئی اپنی طرف نہیں دیکھے گا۔ کہ اس میں فلاں نقص ہے اور اس کی

اصلاح کی ضرورت

ہے حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا ہے تمہیں دوسرے کی آنکھ کا تنکا تو نظر آتا ہے۔ لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔ یہ فقرہ کیا ہی سچا فقرہ ہے۔ دنیا میں بہت سے لوگ ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو اپنے آپ کو مصلح اور ریفارمر قرار دینا چاہتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ گندمیں سے مُشک نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بھلا کوئی انسان پیشاب اور پاخانہ سے بھی مشک نکال سکتا ہے۔ مُشک کے لئے خدا تعالےٰ نے جو ذرائع بتائے ہیں۔ انہیں ذریعوں سے وہ حاصل ہوگی اور عبادت حسن ظنی اطاعت۔ دین کے لئے قربانی کا جذبہ نماز اور روزہ وغیرہ ہی ایسے ذرائع ہیں۔ جن سے خدا تعالےٰ ملتا ہے۔ اگر تم خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہو۔ تو اس کے حصول کے جو ذرائع ہیں۔ ان سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔

میں نے جماعت کو پہلے بھی کئی بار کہا ہے اور اب پھر کہنا چاہتا ہوں

خصوصاً نوجوانوں کو میں کہتا ہوں

کہ اگر تم احمدیت اسلام اور مذہب سے کوئی فائدہ اٹھانا چاہتے ہو۔ تو وہ فائدہ تم اس وقت تک نہیں اٹھا سکتے۔ جب تک کہ تمہیں خدا تعالےٰ نہ ملے۔ باقی چیزیں اس کی تابع ہیں۔ بے شک احمدیت کی ترقی اچھی چیز ہے۔ لیکن اگر ایک گاؤں سارے کا سارا احمدی ہو جائے۔ اور اسے خدا تعالےٰ نہ ملے۔ تو صرف اتنی بات ہو گی کہ اس سیاہی سے منہ کالا نہیں کیا۔ اُس سیاہی سے منہ کالا کر لیں۔ اس گندے جوہڑ سے پانی نہیں پیا اُس گندے جوہڑ سے پانی پی لیا۔ اگر خدا تعالےٰ نہیں ملتا تو سیاہی نور نہیں بن جائے گی۔ اگر خدا تعالےٰ نہیں ملتا۔ تو جوہڑ آب زمزم نہیں بنے گا۔ سیاہی سیاہی ہی ہے۔ چاہے اس کا نام ہندو رکھ لو۔ عیسائی رکھ لو۔ مسلمان رکھ لو۔ یا احمدی رکھ لو۔ چھپڑ جس کو اردو میں جوہڑ کہتے ہیں۔ وہ جوہڑ ہی ہے۔ وہ آب زمزم نہیں کہلا سکتا۔ چاہے اس کا کوئی نام رکھ لو۔ جب تک وہ فی الواقعہ آب زمزم نہیں

بن جاتا۔ اسی طرح احمدیت اور اسلام تمہیں اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔ جب تک تمہیں

خدا تعالےٰ نہیں مل جاتا

تم اگر عرق گاؤزبان کی بوتل پر روح کیوڑہ لکھ دو تو کیا وہ روح کیوڑہ بن جائے گا۔ پانی پر اگر روح گلاب لکھ لیا جائے۔ تو اس سے کیا بنتا ہے جب اندر روح گلاب نہ ہو۔ یہ تو دھوکا ہو گا۔ دھوکا باز عطار اسی طرح کرتے ہیں۔ علاقہ میں وبا شروع ہوتی ہے۔ مثلاً ملیریا شروع ہوتا ہے۔ اور حکیم لکھنا شروع کر دیتے ہیں کہ مریض کو عرق مکو اور عرق گاؤزبان پلاؤ۔ تو ایک دیانتدار عطار بعض دفعہ کہہ دے گا۔ کہ میرے پاس عرق مکو اور عرق گاؤزبان تیار نہیں لیکن بددیانت عطار کہیگا۔ میرے پاس دونوں چیزیں موجود ہیں۔ وہ پانی لے گا۔ بوتل میں بھرے گا۔ اور کہے گا۔ یہ عرق مکو ہے۔ یہ عرق کاسنی ہے۔ یہ عرق گلاب ہے۔ تم جو عرق بھی مانگو گے۔ وہ اس کے پاس موجود ہو گا۔

ہماری تاریخ طب کی کتابوں میں ایک

تاریخی واقعہ

لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک عباسی بادشاہ نے کہا۔ اب طب ترقی کر رہی ہے۔ تو کسی نے کہا۔ طب ترقی کیسے کر سکتی ہے۔ جب تک دوائیں بیچنے والوں میں دیانت پیدا نہ ہو تم چاہے کوئی نسخہ لکھو اس سے کیا فائدہ ہو گا۔ بادشاہ نے کہا۔ بغداد میں دوا فروشوں کی پانچ چھ سو دوکانیں ہیں۔ تم تجربہ کر لو۔ اس پر انہوں نے کسی دوائی کا مصنوعی نام رکھ لیا اور کہا۔ یہ دوا منگوا دو۔ وہ دوا آنی شروع ہوئی کسی دوا فروش نے ملٹھی بھیجدی اور کہدیا۔ یہی وہ دوا ہے۔ کسی نے عناب بھیج دیئے اور کہدیا یہی وہ دوا ہے۔ غرض سب دوکانداروں نے یہی طریق اختیار کیا۔ صرف ایک دوکاندار ایسا نکلا۔ جس نے کہا کہ میرے پاس یہ دوا نہیں۔ میں نے یہ نام نہیں سنا۔ بادشاہ نے دریافت کیا کہ کس دوکاندار نے سچ بولا ہے۔ تو طبیبوں نے کہا سب جھوٹ بولتے ہیں۔

سچا وہی ہے

جو کہتا ہے کہ میں نے یہ نام پہلے نہیں سنا۔ کیونکہ ہم نے مصنوعی نام رکھکر یہ تجربہ کیا تھا۔ اسی تجربہ کی وجہ سے مسلمان بادشاہوں نے دواسازوں کا بھی امتحان رکھا تھا۔ (پاکستان میں بھی اب یہ کوشش ہو رہی ہے) دوائیوں کی پہچان کے لئے سکول بنائے گئے تھے۔ اور جو شخص وہ مخصوص امتحان پاس کر لیتا تھا۔ اسی کو دوائی بیچنے کی اجازت دی جاتی تھی۔ اسی طرح تم کوئی نام رکھ لو۔ تم مٹی کا نام سونا رکھ لو۔ تو مٹی سونا نہیں بنے گی۔ تم دنیاداری کا نام

مذہب رکھ لیتے ہو۔ تو تمہیں مذہب کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ مذہب اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ جب تک کہ

تعلق باللہ پیدا نہ ہو

مذہب خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے کا نام ہے آپ لوگ نمازیں پڑھیں ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں۔ غور و فکر کی عادت پیدا کریں۔ ہر ایک بات کو سوچیں اور اس سے نتیجہ نکالیں۔ آج کل لاکھوں میں کوئی ایک ہو گا۔ جسے سوچنے کی عادت ہو۔ سب لوگ نقل کے عادی ہوتے ہیں۔ بات سن لی اور نقل کر دی۔ یہ نہیں کہ خود سوچ بچار کر کے کوئی نتیجہ اخذ کیا جائے وہ خود اس بات پر غور نہیں کرتے۔ کہ

سچ کی کیا تعریف ہے

قومیں کیسے بنتی ہیں۔ کن ذرائع سے بھلائیاں برائیاں نظر آتی ہیں اور برائیاں بھلائیاں نظر آتی ہیں۔ جب انسان بجائے غور و فکر کے محض جذبات سے

کام لیتا ہے۔ تو وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ تم اگر کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ تم اگر بامراد ہونا چاہتے ہو۔ تم اگر خوشی کی موت مرنا چاہتے ہو۔ تو تم اپنی زندگی کو مفید بناؤ۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ بہتر عبادت یہی ہے۔ کہ تم یہ محسوس کرو۔ کہ تم خدا تعالےٰ کو دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم خدا تعالےٰ کو نہیں دیکھ رہے۔ تو تمہیں یہ یقین ہو کہ خدا تعالےٰ تمہیں دیکھتا ہے تم بھی اپنے اندر یہی رنگ پیدا کرو۔ تا جب موت آئے تو اگر تم خدا تعالےٰ کو نہیں دیکھتے۔ تو تمہیں یقین ہو کہ خدا تعالےٰ تمہیں دیکھ رہا ہے اس کے بغیر حقیقی راحت حاصل نہیں ہو سکتی۔ باقی چیزیں سب ڈھکوسلے ہیں۔ ان میں کوئی حقیقت نہیں اگر کسی مذہب پر عمل کرنے کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ نہیں ملتا تو وہ مذہب محض نام کا مذہب ہے اس کے اندر کوئی حقیقت نہیں۔
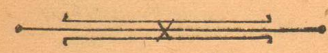
تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد قریب آگئی

قابل توجہ عہدہ داران و مخلصین جماعت

تحریک جدید کے سال رواں میں گیارھواں مہینہ جا رہا ہے۔ اور یہ اس سال کے وعدوں کے پورا کرنے کا آخری وقت ہے۔ چاہیئے کہ یہ میعاد کا آخری وقت ۳۰ نومبر آنے سے پہلے تحریک جدید کے تمام احباب کے وعدے سو فیصدی پورے ہو چکے ہوں۔ جیسا کہ گذشتہ سالوں خصوصاً پہلے تیرہ سالوں میں ہوتا رہا ہے۔

اب تو سلسلہ کے لئے بہت زیادہ قربانی کا وقت آ گیا ہے۔ مخلصین کو اللہ تعالےٰ توفیق بخشے گا۔ گذشتہ سال جبکہ نو ماہ سال میں سے گذر چکے تھے۔ تحریک جدید کی وصولی بہت ہی کم تھی۔ اور تحریک جدید کی مالی حالت خطرناک صورت اختیار کر رہی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مخلصین کو پکارا اور وہ لبیک لبیک یا امیر المومنین کہتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے وعدے پورے ہوئے۔

پس وہ احباب جن کے ذمہ تحریک جدید کا چندہ ہے۔ اور وعدہ پورا نہیں ہوا۔ انہیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ میں توجہ دلانا مناسب ہے۔ تا وہ جلد سے جلد اپنا عہد پورا کریں۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید ہر ایک وعدہ کرنیوالے کو اس کے وعدہ اور وصولی کی اطلاع کر چکا ہے۔ بلکہ عہدیداران کو اسم وار فہرست بھی بھیجدی گئی ہے۔ تا زیادہ توجہ سے اسی ماہ میں اپنے وعدے وصول کر کے پورے کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں :-

"آخر جو احمدی کہلاتا ہے۔ وہ ایک مکان کی اینٹ بن چکا ہے وہ تحریک جدید کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرونگا۔ میں دین کے لئے جان و دل اور عزت سب کچھ قربان کر دونگا۔ اس کا چندہ ادا نہ کرنا محض سستی اور غفلت ہے"

یہ دین کا کام ہے۔ جو سب کاموں پر مقدم ہے۔ اگر آپ لوگوں کو اب ادائیگی میں تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ تو وہ تکلیف تمہیں برداشت کرنی پڑے گی۔

"اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما۔ جو لوگوں کے دلوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔ اے خدا اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما۔ کہ جو لوگ وعدہ کریں۔ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں"

(وکیل المال تحریک جدید)

روزنامہ الفضل —— لاہور

مورخہ ۱۴؍ اکتوبر ۵۲ء

مسلم لیگ کے بنیادی اصولوں پر عمل کرنے سے ہی پاکستان کی بقاء وابستہ ہے

خواجہ ناظم الدین نے جو مسلم لیگ کونسل کے ڈھاکہ اجلاس میں صدر پاکستان مسلم لیگ منتخب ہو گئے ہیں۔ اپنی تقریر میں آج فرمایا کہ

قومی سیاسی پارٹی کے طور پر مسلم لیگ دنیا کے کسی ملک کی بہترین سیاسی پارٹی سے مقابلہ کر سکتی ہے۔ جہاں تک میرا علم ہے۔ پاکستان میں کوئی پارٹی ایسی نہیں ہے۔ جس کے ارکان مسلم لیگ کی طرح چندہ دہندہ ہوں۔ یا جس نے اپنے عہدہ دار کل پاکستان بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ صوبائی یا ضلعی بنیاد پر بھی منتخب کئے ہوں۔ اس وقت مسلم لیگ کے چندہ دہندہ ارکان ساٹھ لاکھ سے زیادہ ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلم لیگ کے سوا اس وقت پاکستان میں کوئی سیاسی پارٹی نہیں۔ جو ہر دلعزیزی میں اس کا تھوڑا سا بھی مقابلہ کر سکے۔ دراصل ایسی پارٹی یہاں ابھی موجود ہی نہیں۔ جو مسلم لیگ کے مقابلہ میں عوام کو من حیث الکل اپیل کر سکتی ہو۔ اس وقت مسلم لیگ کے علاوہ جو پارٹیاں ملک میں اپنی موجودگی کا دم بھرتی ہیں۔ ان میں عوامی لیگ شاید سب سے بڑی پارٹی سمجھی جاتی ہے۔ اب تک اس پارٹی نے اپنی موجودگی کا جو زیادہ سے زیادہ ثبوت دیا ہے۔ وہ صرف اس قدر ہے کہ اس نے مختلف صوبائی انتخابات میں حصہ لیا۔ اور مسٹر سہروردی کبھی کبھی مسلم لیگی زعماء یا مسلم لیگی حکومت کے کاروبار پر کوئی تنقیدی بیان دے دیتے ہیں۔

ہماری ناقص رائے میں عوامی مسلم لیگ کو چاہیئے۔ کہ ملک کے سامنے کوئی ایسا معین منشور پیش کرے جو مسلم لیگ سے ممیز ہو سکتا ہو۔ ورنہ بہتر ہے۔ کہ مسلم لیگ میں مدغم ہو کر اپنے اختلافی مسائل کو اندرونی طور پر حل کرنے کی کوشش کرے۔ بے شک جمہوری نظام میں حزب اختلاف کا وجود بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن حزب اختلاف موثر۔ محب وطن اور تعمیری ہونا چاہیئے۔

بہرحال موجودہ حالت میں خواجہ ناظم الدین صاحب کی یہ بات سو فی صدی درست معلوم ہوتی ہے۔ کہ مسلم لیگ دنیا کی بہترین سیاسی پارٹیوں کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ اور اپنے ملک میں کوئی سیاسی پارٹی اثر و رسوخ میں اس کے منہ نہیں آسکتی۔ ہم آپ کے ان الفاظ کو بے جا تفاخر پر محمول نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ مسلم لیگ اپنے عالمگیر اصولوں کی وجہ سے ملک بھر میں نہایت ہر دلعزیز ہے۔ اور آج تک اس نے جو کام کئے ہیں۔ وہ اس کے آئندہ استقلال و استحکام کے موید ہیں۔

خواجہ صاحب کا اپنی تقریر میں یہ ادعا بھی بہت حد تک صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کہ

شروع میں جس طرح مسلمانوں کے لئے جداگانہ نیابت کے نقاد غلطی پر تھے۔ اسی طرح مسلم لیگ کے حالیہ نکتہ چین بھی غلطی پر ہیں۔ کیونکہ جداگانہ نیابت ہی کی وجہ سے ہم پاکستان حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

قائد اعظم کی جاذب و پرکشش شخصیت نے برصغیر ہند کے تمام مسلمانوں کو ایک متحدہ محاذ پر جمع کر دیا۔ اور مسلم لیگ کو ایک وسیع البنیان عوامی تنظیم بنا دیا۔

مگر خواجہ صاحب کا ادعا اسی وقت پورا پورا صحیح ثابت ہو سکتا ہے۔ جب مسلم لیگ اپنے ان بنیادی اصولوں پر استقامت سے قائم رہے۔ جن بنیادی اصولوں پر قائداعظم نے برصغیر ہند کے تمام مسلمانوں کو ایک محاذ پر جمع کر دیا۔ چنانچہ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے اپنی اسی تقریر میں اس بات کو اچھی طرح واضح کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ

ہمارے ملک کے اندر اور باہر ایسے عناصر موجود ہیں۔ جنہوں نے ہماری آزادی پر براہ راست حملہ میں ناکام ہو کر بالواسطہ اندرونی افتراق و تشتت کے طریقے اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان نئے طریقوں میں سے حکومت کو بدنام کرنے کی غیر مختتم جارحانہ یلغار ہے۔ تاکہ عوام کا ملک کے زعماء اور حکومت پر اعتماد مجروح ہو۔ اور پھر پاکستان کے باشندوں میں صوبائی فرقہ پرستی وغیرہ سوالوں پر بے اطمینانی اور منافرت کے جذبات برانگیختہ کرنا ہے۔

خواجہ ناظم الدین صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ

یہ تمام مسلم لیگیوں اور تمام وفادار پاکستانیوں کا فرض اولین تھا۔ کہ وہ ان شرانگیز سرگرمیوں کا مقابلہ کرتے۔ اور ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی نہ کرتے۔"

حقیقت یہ ہے کہ گذشتہ پانچ سال کے عرصہ میں مسلم لیگ کی تنظیم بہت ڈھیلی رہی ہے۔ اور نہ صرف بعض مسلم لیگی مسلم لیگ کے بنیادی اصولوں سے دور جا پڑے۔ بلکہ بعض دفعہ ان تخریبی عناصر کے فریب میں بھی آگئے ہیں۔ مثلاً روزنامہ زمیندار کے مدیر مسئول کہ مسلم لیگی ہو کر احراریوں جیسے گروہ سے کھلم کھلا ساز باز رکھتے ہیں۔ جن کی گذشتہ سیاہ تاریخ کے پیش نظر مسلم لیگیوں کو چاہیئے تھا۔ کہ کسی طرح انہیں منہ نہ لگاتے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ پاکستان کے قیام کے بعد مسلم لیگ کی از سر نو تنظیم نہیں ہوئی تھی۔ جس سے اس میں نئی زندگی پیدا ہو جاتی۔ ہمیں امید ہے۔ کہ اب مسلم لیگ کی نئی تنظیم کے بعد مسلم لیگ پھر اپنی ٹھوس بنیادوں پر کھڑی ہو جائیگی۔ اور جس طرح اس نے دشمنان پاکستان عناصر کے خلاف قائد اعظم کی قیادت میں فتح حاصل کی تھی۔ اب پھر وہ ان تخریبی شکاریوں کے نئے جالوں کو بھی جن کا ذکر خواجہ صاحب نے فرمایا ہے۔ توڑ پھوڑ کر رکھ دیگی۔

مودودی صاحب کی تحریف فی القرآن

مودودی صاحب سے ایک سائل نے پوچھا ہے

"سوال تفہیم القرآن میں آپ نے حروف مقطعات کی بحث میں لکھا ہے۔ کہ دور نزول قرآن میں الفاظ کے قائم مقام ایسے حروف کا استعمال حسن بیان اور بلاغت زبان کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ نیز یہ کہ ان کے معنی و مفہوم بالکل معروف ہوتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مخالفین اسلام کی طرف سے اس وقت ان کے استعمال پر کبھی اعتراض نہیں ہوا تھا۔ آگے چل کر آپ فرماتے ہیں۔ کہ ان حروف کی تشریح چنداں اہمیت نہیں رکھتی۔ اور نہ ان کے سمجھنے پر ہدایت کا انحصار ہے۔"

اس سوال کے جواب میں مودودی صاحب مزید تشریح اس طرح فرماتے ہیں۔

"حروف مقطعات زیادہ تر خطابت اور شعر میں استعمال ہوتے تھے۔ اور ان کے کوئی ایسے متعین معنی نہیں تھے۔ کہ باقاعدہ لغت میں وہ درج کئے جاتے۔ بلکہ یہ ایک اسلوب بیان تھا۔ جس سے کثرت بیان میں یہ اسلوب کم ہوتے ہوتے متروک ہو گیا۔ تو لوگوں کے لئے اس کا سمجھنا مشکل ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ تیسری چوتھی صدی کے مفسرین کو ان کے معنی متعین کرنے کے لئے لمبی چوڑی بحثیں کرنی پڑیں۔ اور پھر بھی کوئی تشفی بخش بات نہ کہہ سکے۔ میں نے حروف مقطعات کے متعلق یہ جو بات کہی ہے۔ کہ ان کا مفہوم نہ سمجھنے سے کوئی بڑی قباحت واقع نہیں ہوتی۔ .... میرا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ یہ حروف چونکہ خطیبانہ بلاغت کی شان رکھتے ہیں۔ اور ان میں کوئی خاص حکم یا کوئی خاص تعلیم ارشاد نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے اگر آدمی ان کا مطلب نہ سمجھ سکے۔ تو اس کا یہ نقصان نہیں ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے کسی حکم کو جاننے سے یا کسی تعلیم کا فائدہ اٹھانے سے محروم رہ گیا۔ لہذا جب ان کے معنی متعین کرنے کے لئے کوئی اصول ہاتھ نہیں آتا۔ اور کوئی مستند تشریح بھی نہیں ملتی۔ تو خواہ مخواہ تکلف سے معنی پیدا کرنے اور تیر تکے لڑانے کی ضرورت نہیں۔ ان کی صحیح مراد خدا پر چھوڑ دیجئے۔ اور کتاب کی ان آیات پر تدبر شروع کر دیجئے۔ جنہیں سمجھنے کے ذرائع ہمارے پاس ہیں۔" (ماہنامہ ترجمان القرآن ستمبر ۱۹۵۲ء)

گویا مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ حروف مقطعات کے بروقت نزول قرآن کریم تو کچھ معنی ضرور تھے۔ جن کو اس عہد کے لوگ اچھی طرح سمجھتے تھے۔ مگر اب کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اب ہمارے پاس کوئی ایسا تاریخی ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ جس سے معلوم ہو سکے کہ ان الفاظ کے کیا معنی تھے۔ اس پر پہلا عقلی سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب کوئی ریکارڈ موجود ہی نہیں۔ تو مودودی صاحب کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ

(۱) ان حروف کے کوئی معنی تھے۔

(۲) یہ حروف صرف اسلوب بیان کے حامل تھے۔ اور خطیبانہ بلاغت کی شان رکھتے تھے۔

(۳) ان میں کوئی خاص حکم یا کوئی خاص تعلیم ارشاد نہیں ہوئی۔

کیا مودودی صاحب کے پاس کوئی اصول ہے یا کوئی مستند بات ہے۔ جس کی بناء پر آپ ان نتائج پر پہنچے ہیں۔ کیا مودودی صاحب کی یہ بات خود خواہ مخواہ تکلف سے نتائج نکالنے اور تیر تکے چلانے کے مترادف نہیں۔ جس میں ایک یہ بھی بنیادی نقص ہے۔ کہ گویا اللہ تعالےٰ پر (نعوذ باللہ من ذالک) ایسی باتیں کہنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ کہ جن کے معنی ایک خاص وقت کے بعد سمجھنا ناممکن ہو جائے گا۔ اور قرآن کریم کا یہ حصہ عملاً متروک ہو جائے گا۔ جس کا قرآن کریم میں نہ رکھنا بہتر ہو گا۔ تاکہ لوگ خواہ مخواہ تکلف سے معنی پیدا کرنے اور تیر تکے چلانے کی زحمت سے بچ جائیں۔ کیا یہ صریحاً تحریف فی القرآن نہیں ہے۔ اور قرآن کریم کی آیہ کریمہ

افتومنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض

کی زد میں نہیں آتا؟ کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ کیا ایسا شخص جو اس طرح تحریف و تنسیخ فی القرآن کا قائل ہے۔ کافر و مرتد اور خارج از اسلام نہیں ہے؟

پتہ مطلوب ہے

مستری مہر دین صاحب ابن مستری گوہر الدین صاحب قادیان جو تقسیم ملک کے بعد جڑانوالہ میں رہائش پذیر تھے۔ کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ لہذا ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ فوراً اپنے موجودہ پتہ سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ یا اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو۔ تو نظارت ہذا میں اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ (ناظر امور عامہ)

ضروری اعلان

شیخ عبدالسلام صاحب بھنگالوی مہاجر از قادیان حال وارد لاہور باوجود اطلاع یابی کے قضائی فیصلہ کی تعمیل نہیں کر رہے۔ اس لئے انہیں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اس اعلان کی اشاعت کے سات یوم بعد تک قضائی فیصلہ کی تعمیل کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ (ناظر امور عامہ)

شذرات

اونٹ نگلنے والے مچھر چھان رہے ہیں

"آزاد" (۱۹ ستمبر ۱۹۵۲ء) نے یہ جانگداز حادثہ لکھا ہے کہ منٹگمری کی کسی زیر تعمیر مسجد کے حجرہ کی کھڑکیاں توڑ دی گئیں۔ جس پر احراریوں میں بے پناہ جوش پھیل رہا ہے۔ اور ان کے جذبات بُری طرح مجروح ہو چکے ہیں۔

پیسہ اخبار رقمطراز ہے۔

"مسجد شہید گنج کا ڈرامہ نہایت ہی عبرت خیز ہے۔ جس میں احرار کی غیرت ملی اور جوش تبلیغ کا راز فاش ہو گیا انہوں نے ایک طرف حکومت سے سازباز کی دوسری طرف سکھوں کو یقین دلا یا کہ وہ دخل نہ دیں گے۔ جس پر سکھوں کو مسجد گرانے کی جرأت ہوئی۔ احرار کا یہ عمل پرلے درجہ کی بے غیرتی بے حمیتی اور ملت فروشی پر دال ہے۔ احرار نے صرف یہی نہیں کیا بلکہ مخلص مسلمانوں کی شہادت پر اپنی خبریہ اور حرام خور ٹولی کے مولویوں سے شہدا کی حرام موت کا فتوے دلایا۔" (۲۲ جولائی ۱۹۳۵ء)

ایک اور اخبار لکھتا ہے:۔

"اے خدا ہم تیرے محمد کے نام پر سربکف میدان میں نکلے جانیں دیں زخم کھائے بال بچوں کا بھوک سے تڑپنا دیکھا۔ مگر وہ جنہیں پیشوائے دین ہونے کا دعوے تھا نہ تیرے ہوئے نہ ہمارے انہوں نے وہ کہا اور وہ کیا۔ جس سے ہمارے دل کے زخموں پر نمک پاشی ہوئی۔ یعنی جس سے تیرے دین کے مخالفوں کے گھر گھی کے چراغ جلے۔"

(اقدام ۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء)

کیا ہی عجیب منظر ہے کہ وہ احراری جن نے سکھ اور ہندو کے ساتھ خدا کی مسجد گرانے میں خوشی اور مسرت کے شادیانے بجائے آج ایک حجرہ کی کھڑکی ٹوٹ جانے پر صف ماتم بچھائے بیٹھے ہیں

احراری کھلے کانوں سن لیں کہ مسلمان سب کچھ بھول سکتا ہے مگر یہ کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ کہ اونٹ نگلنے والے اپنے تقدس کا کمال دکھانے کے لئے مچھروں کو چھان رہے ہیں۔

ظفر اللہ خاں کے نام پر احراری حواس کھو بیٹھتے ہیں

کون نہیں جانتا کہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں کو قائداعظم نے وزارت خارجہ کا عہدہ اپنے ہاتھوں سونپا تھا۔ مگر احراری زعما اور سب کچھ بقائمی ہوش و حواس کہتے ہوں گے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ ظفر اللہ کا نام آتے ہی ان پر عالم بیہوشی طاری ہو جاتا ہے۔

چنانچہ کبھی کہتے ہیں کہ قائداعظم نے یہ دیکھتے ہوئے بھی کہ آپ لائق نہیں اور نہ ان کی ذات پر عوام کو اعتماد ہے۔ آپ کو ازراہ تلطف یہ منصب سپرد کر دیا۔ (پاکستان میں مرزائیت)

کسی وقت کہتے ہیں۔

"انگریز نے قائداعظم کو پاکستان اس معاہدہ کے ساتھ دیا تھا کہ اگر تم نے چودھری صاحب کو وزارت خارجہ کا قلمدان نہ سونپا تو پاکستان تم سے واپس لے لیا جائے گا۔"

(ٹریکٹ انجمن اتحاد المسلمین)

لیکن اب چند دنوں سے ان پر یہ انکشاف ہوا ہے کہ قائداعظم نے دوستوں کے اصرار پر مجبوراً آپ کی منظوری تو دے دی۔ مگر ساتھ ہی کہا کہ تم ایک وقت میں پچھتاؤ گے۔ (آزاد ۲۶ ستمبر ۱۹۵۲ء)

احرار کے اس تازہ انکشاف پر حیران ہونے کی ضرورت نہیں۔ لیکن عین ممکن ہے کہ قائداعظم نے یہ راز چھپا رکھا ہو۔ مگر جب امیر شریعت نے آپ کے بوٹ پر اپنی داڑھی رکھی تو بوٹ نے ان کی توبہ سے دھوکہ کھا کر یہ راز ان کے کان میں کہہ دیا ہو۔

حضرت فاطمہؓ کے ابا کی ہتک

"حضرت پنجتن سید الکونین حسنین فاطمۃ الزہرا اور علیؓ عین بیداری میں آئے اور حضرت فاطمہ نے کمال محبت سے اور مادرانہ عطوفت کے رنگ میں اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۰)

"آزاد" ۲۶ ستمبر ۱۹۵۲ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا کشف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے فاطمۃ البتولؓ کی ہتک کی ہے۔

زبدۃ المفسرین عمدۃ المحدثین الصوفی حضرت مولانا حسین علی صاحب شاگرد مولانا رشید احمد گنگوہی قطب و مولانا نانوتوی کی تفسیر بلغۃ الحیران میں لکھا ہے

رائیت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عانقنی وذھب بی فی معانقتہ علی الصراط وکان معہ اکثر الاکابر دعوت عند بیت الحرام ثم جئت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعانقنی ورائیت انہ یسقط فامسکتہ واعصمتہ عن السقوط (آخری صفحہ)

(ترجمہ) میں نے دیکھا کہ حضرت رسول کائنات مجھ سے معانقہ فرماتے ہوئے پل صراط تک تشریف لے آئے ہیں۔ پل صراط پر آپ کے ہاں اکثر بزرگان ملت موجود تھے۔ اور میں نے انہیں بیت الحرم سے آواز دی۔ اور پھر رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا تب حضور نے دوبارہ اس عاجز کو شرف معانقہ بخشا۔

اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ میں پل صراط پر ہوں اور **حضور سرور کائنات پل صراط سے نیچے گر رہے ہیں۔ اور میں نے حضور کو گرنے سے بچا لیا ہے۔**

احراری بتائیں کہ اگر حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو مادر مہربان کی شکل میں دیکھنے سے خاتون جنت کی ہتک ہو جاتی ہے۔ تو حضرت رسول اکرمؐ کو پل صراط پر سے گرتے ہوئے دیکھنے اور کسی امتی کے بچانے سے حضور کی ہتک نہیں ہوتی؟

مگر آہ جس خبیث کو فاطمہؓ کے باپ اور حسینؓ کے نانا کی عزت کا پاس نہیں وہ حسینؓ اور فاطمہؓ کی عزت کیا کرے گا؟

قرآن کا فتویٰ

سید آلو مہاری صاحب نے یہ فتوے دیا ہے۔ کہ نبوت کو جاری سمجھنے والے احمدی اسلام کی تذلیل اور توہین کر رہے ہیں (آزاد ۲۱ ستمبر ۱۹۵۲ء)

قرآن مجید کا ارشاد ہے۔

ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینٰت فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتی اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا۔ کذالک یضل اللہ من ھو مسرف مرتاب۔ الذین یجادلون فی اٰیات اللہ بغیر سلطٰن اتاھم کبر مقتاً عند اللہ وعند الذین اٰمنوا کذالک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار (مومن ع ۹)

یعنی بنی اسرائیل پہلے تو حضرت یوسفؑ کے متعلق شک میں رہے۔ مگر جب آپ فوت ہو گئے۔ تو یہ عقیدہ تراش لیا کہ حضرت یوسف کے بعد نبوت بند ہو چکی ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ اس عقیدہ کے ذریعہ خدا ان لوگوں کو بھی گمراہ قرار دے گا۔ جو مسرف و مرتاب ہوں گے۔ اور بغیر کسی دلیل کے قرآن کی آیات سے انقطاع نبوت کا استنباط کریں گے

پھر ان لوگوں کے متعلق یہ دردناک فتوے دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ یہ ہنگامے اور مجادلے اللہ اور اس کے مومن بندوں کی ناراضگی کا باعث بنیں گے۔ اور بجائے اس کے کہ وہ نبوت پر مہر لگا کر اسے مقفل کر سکیں خدا ایسے متکبروں اور جابر لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دے گا

احرار اور مودودیوں کے فتوے پر عمل کرنے والو! کیا تمہیں قرآن کے اس فتوے کی طرف توجہ دینے کی بھی فرصت ہو گی یا نہیں؟

احراریوں نے تحفظ مساجد کا بھی چارج لے لیا

احراری زعما نے جس طرح تحفظ ختم نبوت کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ اس پر پاکستانی مسلمانوں کی طرف سے ہر طرف خراج تحسین ادا کیا جا رہا ہے اور یہ خبر بڑی مسرت سے سنی جائے گی کہ محض قوم کی ترقی و بہبودی کی خاطر احراریوں نے تحفظ مساجد کا چارج بھی سنبھال لیا ہے۔

اور اس مبارک مہم کو سیالکوٹ سے جاری کرتے ہوئے اعلان کیا گیا ہے کہ:۔

"مرزائیوں کا مسجد بنانا اسلامی سالمیت کی کھلی توہین ہے۔ حالانکہ کافر کے لئے مسجد کی ضرورت ہی لاحق نہیں ہوتی حکام بالا دست کی توجہ دلانا از بس ضروری ہے۔ کہ ایک مرتد اقلیت کو خوش کرنے کے لئے مسلم اکثریت کے جذبات کو کچلا نہ جائے۔" (آزاد ۲۱ ستمبر ۱۹۵۲ء)

قارئین متعجب ہوں گے کہ یہ کس قسم کے محافظین مساجد ہیں؟ لیکن عرض ہے کہ محافظین کی یہ قسم جدید نہیں بہت پرانی ہے اور قرآن مجید نے اپنے مخصوص انداز میں اسے بیان بھی فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔

ارسلہ معنا غداً یرتع ویلعب وانا لہ لحافظون (یوسف ع ۲) یعنی حضرت یوسف کے بھائیوں نے حضرت یعقوبؑ سے درخواست کی کہ والد محترم! ہمارے بھائی یوسف کو ہمارے ساتھ بے فکر بھجوا دیجئے۔ وہ کھیلتا کودتا رہے گا۔ اور ہم اس کا تحفظ کریں گے۔

پس اگر حضرت یوسفؑ کے بھائی "محافظین یوسف" کہلا سکتے ہیں تو یہ لوگ محافظ ختم نبوت یا محافظ مساجد کیوں نہیں کہلا سکتے؟ بلکہ حق یہ ہے کہ اگر مسلمان انہیں محافظ قوم۔ محافظ اخلاق اور محافظ پاکستان کے القاب سے بھی یاد کریں۔ تو بھی مبالغہ نہ ہو گا÷

اسلام کا اصولِ انقلاب

(از مکرم محمد رفیق صاحب ـ لاہور)

(۱)

دنیا میں جتنی تحریکات پیدا ہوتی رہی ہیں اُن کی یہی کوشش رہی ہے کہ وہ اپنے افکار و خیالات کو دنیا میں رائج کریں اور دنیوی کاروبار انہی کے نظریات کے مطابق سرانجام پائیں۔ اس کے لئے ہر تحریک نے اپنے اپنے رنگ میں اصولِ انقلاب مرتب کئے۔

تاریخ عالم پر نظر ڈالنے سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ انقلاب برپا کرنے کے لئے عموماً دو قسم کے طریق اختیار کئے گئے ہیں۔ ایک جبری اور دوسرا طوعی۔

(۲)

جبری طریق انقلاب عام طور پر ان تحریکات نے اختیار کیا ہے جن کے نظریات کی بنیاد خالص مادیات پر تھی۔ ایسی تحریکات کو انسان کی قلبی کیفیات، جسے ہم اخلاقی اور روحانی کیفیات بھی کہہ سکتے ہیں — میں کسی قسم کا تغیر پیدا کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور وہ ہر جائز و ناجائز طریقہ سے بزور ملکی و قومی حکومت پر قبضہ کر کے اپنے نظریات کو رائج کرتی ہیں اور ان کا اس کچھ واسطہ نہیں ہوتا کہ لوگوں نے ان نظریات کو دل سے مانا بھی ہے یا نہیں — مگر ایسا انقلاب کبھی زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتا۔ اور لوگ جب موقعہ پاتے ہیں اس تحریک کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیتے ہیں۔

موجودہ زمانہ میں مذکورہ بالا تحریک کی مثال کمیونزم میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اس کی بنیاد محض ایک اقتصادی نظریئے پر ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ملک میں معاشی مساوات کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ملک کی جملہ دولت اور وسائل دولت پر حکومت کا قبضہ ہو اور ظاہر ہے کہ اس کا انسان کی قلبی کیفیات سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے ان کا اصول انقلاب یہ ہے کہ جس طرح بھی حکومت پر قبضہ کر کے ان نظریات کو جاری کیا جائے اس کے لئے وہ دوسری حکومتوں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر، ارباب حکومت کے خلاف بدگمانی اور بددلی پھیلا کر، انسانی طبقات میں ایک دوسرے کے درمیان منافرت پیدا کر کے، ہڑتالوں کے ذریعہ ملک کو اقتصادی نقصان پہنچا کر، انارکی کے ذریعہ لوگوں میں خوف پیدا کر کے، دوسری طاقتور سیاسی یا مذہبی جماعتوں میں پھوٹ ڈلوا کر، حکومت کے خلاف بغاوت کے جذبات اُبھار کر اور حکومت کی انتظامی مشینری کو معطل (paralysed) کر کے ملکی حکومت پر قبضہ کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے وہ کسی ضابطۂ اخلاق یا جمہوری اصول کے پابند نہیں ہوتے۔

(۳)

طوعی طریق انقلاب جسے ہیگل کی اصطلاح میں ایک لحاظ سے جمہوری طریق انقلاب بھی کہا جا سکتا ہے خصوصاً ان تحریکات نے اختیار کیا جن کی بنیاد مذہب یا مابعد الطبعیات تھی اور اس کا انسان کی قلبی کیفیات سے خاص تعلق ہے۔ کیونکہ ان تحریکات کے نزدیک جب تک انسان میں ذہنی اور قلبی انقلاب پیدا ہو کر خاص کیفیات پیدا نہ ہوں ان کے نظریات کا حقیقی نفاذ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ایسی تحریکات اپنے نظریات کو صلح و امن کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کرتی ہیں اور انہیں ترغیب دیتی ہیں کہ وہ ان نظریات کو دل سے قبول کریں۔ ان کا مقصد جبر کے ساتھ حکومت پر ہاتھ مارنے کی بجائے انسان کے دل و دماغ میں اپنے نظریات کے مطابق انقلاب پیدا کرنا ہوتا ہے۔

دراصل صرف یہی ایک طریق انقلاب ہے جسے حقیقتاً صلح و آشتی کا طریق کہا جا سکتا ہے کیونکہ اس کی بنیاد ترغیب پر ہے نہ کہ حکومت وقت پر جبری قابض ہو جانے پر۔ اس کا مطمع نظر انسان کا ذہن اور دل ہے۔

اسلام کا اصولِ انقلاب بھی طوعی طریق انقلاب ہے۔ اسلام اپنے نظریات کو تلوار اور حکومت کے زور سے منوانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ اس کی تعلیم ہے:-

"اُدعُ الیٰ سبیلِ ربّک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلہم بالّتی ھیَ احسن۔"

یعنی اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت سے بلا اور ان سے اس طریق سے بحث کر جو بہترین ہے۔

اور کہتا ہے۔

"لا اکراہ فی الدین" یعنی دین اختیار کرنے میں کسی پر کوئی زور نہیں۔

پس اسلام پُرامن اور آزادی کے ساتھ لوگوں میں ایک ذہنی اور قلبی انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کے لئے وہ کسی جبری طریق کا روادار نہیں۔

(۴)

افسوس ہے کہ اسلام کے مخالفین نے لوگوں کے درمیان یہ غلط فہمی پیدا کر رکھی ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور مادی اور لادینی تحریکات کے عارضی عروج سے متاثر ہو کر بعض مسلمان کہلانے والے حضرات نے بھی اس غلط فہمی کو ہوا دی ہے اور اسلام کے متعلق ایسے نظریات قائم کئے ہیں کہ جیسے اسلام بھی مادی تحریکات کی طرح جبری طریق انقلاب کا حامی ہے۔ ان کے نزدیک "اسلام کا مطلوب و مقصود حکومت ہے۔" (ملاحظہ ہو کتاب تجدید و احیائے دین صفحہ ۲۲ از سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی) اور ان کے خیال میں "تلوار کے زور سے پرانے ظالمانہ نظامِ زندگی کو بدل دینا اور نیا عادلانہ نظام مرتب کرنا بھی جہاد ہے۔" (رسالہ جہاد فی سبیل اللہ صفحہ ۹ از سید ابوالاعلیٰ مودودی) "اور اگر اس میں طاقت ہوئی وہ لڑ کر غیر اسلامی حکومت کو مٹا دے گی اور ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرے گی۔" (رسالہ جہاد فی سبیل اللہ صفحہ ۲۸ از سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی) حالانکہ انہیں خود بھی تسلیم ہے:-

(۱) "حکومت خواہ کسی نوعیت کی ہو مصنوعی طریقہ سے نہیں بنا کرتی۔ وہ کوئی ایسی چیز نہیں کہ کہیں وہ بن کر تیار ہو پھر ادھر سے لا کر اس کی جگہ جما دیا جائے اس کی پیدائش تو ایک سوسائٹی کے اخلاقی، نفسیاتی، تمدنی اور تاریخی اسباب کے تعامل سے طبعی طور پر ہوتی ہے۔" (اسلامی حکومت کس طرح قائم ہو سکتی ہے صفحہ ۔ از سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی)

(۲) "جس نوعیت کا بھی نظام حکومت پیدا کرنا مقصود ہو اُسی کے مزاج اور اسی کی فطرت کے مناسب اسباب فراہم کرنا اور اس کی طرف جانے والا طرز عمل اختیار کرنا بہرحال ناگزیر ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ویسی ہی تحریک اٹھے اسی قسم کے انفرادی کیریکٹر تیار ہوں۔ اُسی طرح کا اجتماعی اخلاق بنے۔ اُسی طرح کے کارکن تربیت کئے جائیں۔ اسی ڈھنگ کی لیڈرشپ ہو اور اسی کیفیت کا اجتماعی عمل ہو جس کا اقتضاء اس خاص نظام حکومت کی نوعیت نظرتاً کرتی ہے جسے ہم بنانا چاہتے ہیں۔ یہ سارے اسباب و عوامل جب بہم ہو جاتے ہیں اور جب ایک طویل مدت تک جدوجہد سے ان کے اندر اتنی طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ ان کی تیار کی ہوئی سوسائٹی میں کسی دوسری نوعیت کا نظام حکومت کا جینا دشوار ہو جاتا ہے تب ایک طبعی نتیجہ کے طور پر وہ خاص نظام حکومت اُبھر آتا ہے جس کے لئے ان طاقتور اسباب نے جدوجہد کی ہوتی ہے۔" (اسلامی حکومت صفحہ ۶ و ۷ از سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی)

(۳) قبل از تقسیم ہند میں عوام کی ذہنی اور اخلاقی حالت میں تغیر پیدا کئے بغیر اسلامی نظام کو رائج کرنے کے لئے حکومت کو ہاتھ میں لینے کی جدوجہد کے متعلق یوں بھی تبصرہ فرمایا ہے (اگرچہ اب پاکستان بننے کے بعد غالباً اپنے نظریہ میں انہوں نے تبدیلی فرمالی ہے۔ ملاحظہ ہو تقریر "پاکستان میں اسلامی قانون کے نفاذ کی عملی تدابیر" از صاحب موصوف):-

"یہ اخلاقی حالت جس قوم کی ہو اس کی تمام کالی اور سفید بھیڑوں کو جمع کر کے ایک منظم گلہ بنا دینا اور سیاسی تربیت سے ان کو لومڑی کی ہوشیاری سکھانا یا فوجی تربیت سے ان میں بھیڑیئے کی درندگی پیدا کرنا۔ جنگل کی فرمانروائی حاصل کرنے کے لئے تو ضرور مفید ہو سکتا ہے۔ مگر میں نہیں سمجھتا کہ اس سے اعلائے کلمۃ اللہ کس طرح ہو سکتا ہے۔" (اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے صفحہ ۱۸ از سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی)

حقیقت یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق جب تک انسان کی ذہنی اور قلبی ہیئت میں اسلامی انقلاب پیدا ہو کر وہ کیفیات پیدا نہ ہوں جسے اسلام نے انسان کا مقصد "وما خلقت الجن والانس الّا لیعبدون" قرار دیا ہے اس وقت تک اسلامی نظام رائج ہی کس طرح ہو سکتا ہے؟

(۵)

بے شک اسلام کو اپنے پہلے دور میں ملکی حکومت بھی حاصل ہوئی۔ مگر یہ اسلام کا مقصود نہ تھا۔ بلکہ اسلامی نظریات کو لوگوں کے مان لینے کا ایک طبعی نتیجہ تھا۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ جب عرب کے گرد و دوسری حکومتوں نے اسلام کو مٹا دینے کیلئے مسلمانوں پر انتہائی مظالم کو بھی روا رکھا۔ تو مسلمانوں کو بھی مجبوراً تلوار کے مقابلہ میں تلوار اٹھانی پڑی۔ مگر وہ صرف استیصال ظلم تھا نہ کہ حکومت قائم کرنا۔

ملک یا قوم کی حکومت حاصل ہو جانا صرف اسلامی نظریات ہی سے مخصوص نہیں بلکہ یہ ایک قانون قدرت ہے کہ جس قسم کے نظریات کسی ملک یا قوم کے لوگوں کے ذہنوں میں رائج ہو جائیں گے۔ اس کے طبعی نتیجہ میں ویسی ہی حکومت ان کے ملک یا قوم میں قائم ہو جائے گی۔

(۶)

موجودہ زمانے کے ماہر سیاسیین بھی لمبے تجربہ اور تحقیق کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ حقیقی حاکمیت کسی ملک یا قوم پر جبر یا اقتدار حاصل کرنے سے نہیں مل سکتی اور حقیقی حاکمیت کی بنیاد صرف انسان کے ان ذہنی عناصر میں پوشیدہ ہے جو انسان کو کسی خاص نظریہ پر قائم کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے حاکمیت کے تعین کرنے میں مندرجہ ذیل تین درجے مرتب کئے ہیں

(۱) حقیقی حاکمیت (Real sovereignty)
(۲) سیاسی حاکمیت (Political Sovereignty)
(۳) قانونی حاکمیت (Legal Sovereignty)

ان کے نزدیک "قانونی حاکمیت" اس قانون کو حاصل ہے جو ملک میں رائج کیا گیا ہو اور "سیاسی حاکمیت" ملک کے لوگوں کو حاصل ہے۔ اور "حقیقی حاکمیت"

ان عناصر کو حاصل ہے جس سے وہ ان کے ذہنی نظریات مرتب ہوتے ہیں۔

پس جب کسی ملک یا قوم میں ایک نظریات کے لوگوں کی اکثریت ہو جاتی ہے تو وہاں کی سیاسی حاکمیت طبعی طور پر خود بخود انہی لوگوں کو حاصل ہو جاتی ہے۔ پھر وہی لوگ اپنے نظریات کے مطابق ملکی قانون بنا کر اس کا نفاذ کرتے ہیں۔

(۷)

پس اسلام کا اصولی انقلاب صرف تبلیغ و ترغیب سے لوگوں کے قلب و ذہن میں اسلامی نظریات قائم کرنا اور ان میں ایسی اخلاقی اور روحانی قلبی کیفیات پیدا کرنا ہے کہ لوگ زبان حال سے خود بخود پکار اٹھیں کہ:

"اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"۔

اور یہی اسلام کا اصل مقصود ہے — کسی ملک یا قوم کو حکومت حاصل ہو جانا اسلامی نظریات کو ماننے والوں کی اکثریت ہو جانے کا ایک طبعی نتیجہ ہے۔ (جو صرف اسلامی نظریات

سے ہی مخصوص نہیں) وَھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

بخدمت بزرگان سلسلہ دردمندانہ درخواست ہے کہ دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محمد ابراہیم شاد بھائی فتح محمد صاحب درویش قادیان کی اہلیہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ ایک طویل عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور تین ماہ سے میو ہسپتال لاہور میں ٹی بی وارڈ میں داخل ہیں۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت سے نہایت دردمندانہ التجا کرتی ہیں کہ وہ میرے لئے نہایت درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد یعقوب ڈنگہ ڈسٹرکٹ گجرات)

— میاں اسرار احمد صاحب ساکن واہکہ اور نثار احمد صاحب ساکن سسکرا اور تقی محمد صاحب ساکن مودھا علاقہ یوپی پر مخالفین کی طرف سے چند ایک مقدمات دائر ہیں۔ تمام احباب ان کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ عبد الحمید بیگوروی درویش قادیان محلہ ناصر آباد

ولادت

مورخہ ۱۰ اکتوبر کو قریشی فیروز محی الدین صاحب شاہد واقف زندگی کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ قریشی صاحب عنقریب فریضہ تبلیغ ادا کرنے سنگاپور تشریف لے جانے والے ہیں۔ احباب نومولودہ کی درازی عمر اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے ابا جان شیخ محمد حنیف صاحب اوورسیر پلہ ہیڈ شدید انفلوئنزا سے جوڑنے والا میں بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ خاکسارہ نعیمہ فرحت کنری سندھ۔ (۲) میرے عزیز دوست مکرمی ملک عبد الرحمٰن صاحب باندھی کی اہلیہ چند یوم سے منہ پر "زہرباد" نکلنے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ ظفر اللہ خاں نواب شاہ سندھ۔ (۳) خاکسار کے بڑے بھائی محمد لطیف صاحب گوجرانوالہ میں بعارضہ بخار اور کھانسی سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محمد بشیر احمدی پوسٹل کلرک مغلپورہ (۴) برادرم نذیر احمد خاں احمدی عرصہ ایک ماہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ نیاز احمد خاں احمدی ملٹری ڈیری فارم چھاؤنی لاہور۔ (۵) آج کل خاکسار بیکار ہے۔ احباب خاکسار کے با روزگار ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ مبارک علی قریشی نرائن گلی نمبر ۳ امیر علی شاعر روڈ گوالمنڈی لاہور۔ (۶) میرے لڑکے اصغر محمود کا امتحان ۲ اکتوبر کو شروع ہو رہا ہے۔ جو کہ لنڈن میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے گیا ہوا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ والدہ ڈاکٹر اختر محمود ۲۱ ٹالی روڈ لاہور۔ (۷) میری والدہ صاحبہ بعارضہ فالج اور بلڈ پریشر بیمار تھیں۔ اب بفضلہ تعالیٰ قدرے آرام ہے۔ مگر کمزوری باقی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ مرزا نذیر احمد بیگ آڈیٹر سی۔ ایم۔ اے راولپنڈی۔ (۸) میری اہلیہ عرصہ دراز سے درد گردہ وغیرہ بیماریوں میں مبتلا ہے۔ حالات تشویشناک ہیں۔ احباب دعائے صحت فرماویں۔ محمد امین خاں احمدی مکان ۲۹۵/5 متصل نیاں گلی بنوں شہر (۹) اہلیہ ام کچھ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ قمر الدین ربوہ۔ (۱۰) گذشتہ دو ماہ سے چند ایک مصائب میں گرفتار ہوں اور کچھ مالی پریشانیاں بھی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ سید محمود احمد ہیڈ ڈرافٹسمین برما آئل کمپنی اورینٹل بلڈنگ میکلوڈ روڈ کراچی۔ (۱۱) خاکسار عرصہ تین ماہ سے بخار ریشہ اور کھانسی کی بیماری میں مبتلا چلا آرہا ہے۔ جس کی وجہ سے بائیں پھیپھڑے میں نقص پیدا ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عطاء الٰہی احمدی لالہ موسیٰ محلہ حاجی پورہ۔ (۱۲) بندہ کو دو تین ہفتہ سے بخار اور پسلیوں میں درد کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ محمد عبد اللہ سب انسپکٹر پولیس راولپنڈی (۱۳) خاکسار کی اہلیہ اور عزیزہ امۃ الحی ایک عرصہ سے مختلف عوارض سے علیل و کمزور چلی آرہی ہیں۔ جسمانی کمزوری تشویشناک ہے۔ نیز راقم بھی سخت مالی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی واعیس ڈیلر مریدکے۔ (۱۴) مکرمی ملک نہال دل بشیر صاحب آف کوٹ رحمت خاں کا اکلوتا بچہ افتخار احمد بعارضہ ٹائیفائڈ ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔

سیکرٹریان مال توجہ فرمائیں

نظارت ہذا میں زکوٰۃ دینے والے صاحب نصاب احباب کی فہرست مکمل کرنے کے لئے جوابی کارڈ ارسال کئے جا چکے ہیں۔ لہٰذا سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ جن احباب نے تا حال یہ کارڈ واپس نہیں بھجوائے براہ مہربانی انہیں جلد مکمل کر کے ارسال فرمائیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

تصحیح

الفضل ۱۲ اکتوبر کے صفحہ ۶ پر زیر عنوان "اہل احناف کو یہود مشابہہ سمجھنے والے اہلحدیث" جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں کتاب "اثبات آمین بالجہر" کے مصنف کا نام غلطی سے مولوی محمد صدیق صاحب گرجاکھی شائع ہو گیا ہے۔ اصل نام مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو چست ہونا چاہیے وہ جہاں کہیں ہو وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتے روانہ کرے ہم انکو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

خط و کتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے۔

(مینیجر الفضل)

امریکہ برما کی سیاسی اقتصادی اور تمدنی زندگی پر حاوی ہونا نہیں چاہتا

امریکی سفیر متعینہ برما کا بیان

رنگون ۱۳ اکتوبر۔ برما میں امریکی سفیر مسٹر ولیم سیبالڈ نے مانڈلے میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ امریکہ کی خواہش ہے کہ برما آزاد، مضبوط اور خود مختار ملک بن جائے۔

آپ جولائی میں برما آئے تھے۔ اور یہ ان کی پہلی تقریر تھی آپ نے تقریر کے دوران میں مانڈلے کے ممتاز شہریوں کے روبرو برما کے متعلق امریکی پالیسی کی وضاحت کی۔ انہوں نے کہا۔ امریکہ برما میں اپنے اڈے قائم کرنے کی کوشش نہیں کر رہا اور نہ ہی ملک کی سیاسی، اقتصادی اور تمدنی زندگی پر حاوی ہونے کی کوشش کر رہا ہے

انہوں نے اس امر کی تردید کی کہ امریکہ برما کو نو آبادیاتی درجہ تک محدود کرنے کی کوشش میں ہے۔ اور ایشیا کے عام مفاد کے خلاف مصروف کار ہے ——— انہوں نے ان الزامات کی بھی پر زور تردید کی۔ کہ امریکی فنی تعاون کا پروگرام ایک ہتھکنڈا ہے جس کے ذریعے نا فہم اور کم عقل ممالک کو پھنسانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جنوبی افریقہ میں یورینیم اور سونے کی پیداوار

لندن ۱۳ اکتوبر۔ جنوبی افریقہ کے وزیر خزانہ نے بی۔ بی۔ سی ریڈیو سے تقریر نشر کرتے ہوئے بتایا کہ سنہ ۱۹۶۰ء تک یونین میں سالانہ ۲۵،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ کا سونا اور یورانیم پیدا ہونے لگے گا۔ آج کل ۰۰۰،۰۰۰،۱۵ پونڈ سالانہ کا یہ مال نکل رہا ہے انہوں نے توقع کے مطابق اسباب پر زور دیا کہ اگرچہ اس کام کے لئے کچھ سرمایہ تو منافع کی رقوم سے حاصل ہو جائے گا۔ مگر کافی سرمایہ دیگر ممالک سے حاصل کرنا پڑے گا۔ (اسٹار)

ہوائی سفر کی بڑھتی ہوئی مقبولیت

لندن ۱۳ اکتوبر۔ برٹش یورپین ایرویز کی طرف سے لندن میں ایک نیا مستقر قائم کیا جا رہا ہے جسے ۰۰۰ مسافر یومیہ استعمال کر سکیں گے۔ ایک اور مستقر جو اس سے نصف تعداد کے لئے کافی تھا۔ بند کیا جا رہا ہے۔

نیا مستقر دریائے ٹیمز کے جنوبی کنارے پر ہوگا جہاں مذکورہ بالا کمپنی ہیلی کاپٹر طیاروں کا سٹیشن بھی قائم کرنا چاہتی ہے۔ (اسٹار)

اشتراکیوں کے خلاف برطانوی طیاروں کی جنگ

کوالالمپور۔ ۱۳ اکتوبر۔ کوالالمپور سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر دیکھ بھال کرنے والے ایک دستے نے ایک اشتراکی دستے کو دیکھ پایا تھا۔ جب برطانوی طیاروں نے ان پر ایک طویل حملہ شروع کیا۔ توپوں کے دھماکوں سے کوالالمپور کے مضافات میں عمارتیں ہلنے لگیں دن کے وقت ۵۰ ٹن بموں سے حملے کئے گئے اس کے بعد طیارے کم بلندی پر پرواز کر کے راکٹوں اور مشین گنوں سے حملے کرتے رہے ــــ اس کے بعد وفاقی حکومت کے ایک اعلامیہ میں بتایا گیا کہ برطانی فضائیہ نے یہ حملہ کوالالمپور کے قریب اشتراکیوں کے خلاف بری فوجوں سے مل کر کیا تھا۔

——— (اسٹار) ———

جو لوگ قیام پاکستان کے مخالف تھے وہی آج فرقہ پرستی کے زہر سے قوم میں انتشار پیدا کر رہے ہیں

ڈھاکہ میں مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں خواجہ ناظم الدین کی تقریر

ڈھاکہ ۱۲ اکتوبر۔ پاکستان مسلم لیگ کونسل کے کھلے اجلاس میں آج اردو میں تقریر کرتے ہوئے مسلم لیگ کے صدر خواجہ ناظم الدین نے اعلان کیا کہ:

”پارلیمنٹری اداروں پر لیگی ارکان کو خلاص اور بے غرضی سے کام کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ کہ ہم ابھی مشکلات کے چکر سے باہر نہیں نکلے ہیں۔ ملک میں اور ملک سے باہر ابھی ایسے عناصر موجود ہیں۔ جو قوم میں افتراق اور انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جنہوں نے ۰۰۰ میں حکومت کو بدنام اور رسوا کرنے کی ایک مہم چلا رکھی ہے۔ تاکہ حکومت پر سے اعتماد اٹھ جائے انہوں نے حیدر آباد کو صوبہ پرستی اور فرقہ پرستی کے زہر سے مسموم کرنے کی کوشش کی۔ ان عناصر نے سرگوشیوں کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ تاکہ عوام میں بددلی پیدا ہو۔ اور پاکستان کمزور ہو جائے۔

خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ کہ مسلم لیگی ارکان کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ ان خطرناک عناصر کا مقابلہ کریں عوام کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ ان قوم دشمن عناصر کی مخالفت کریں۔ جو لوگ حکومت کے خلاف آج اتہام طرازی کی مہم چلا رہے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو تقسیم سے قبل پاکستان کے خلاف تھے۔ مسلم لیگ کے ارکان کا فرض ہے۔ کہ وہ لیگ کے دشمنوں کی تخریبی سرگرمیوں کو بے نقاب کریں اور ان کی تنقید اور اعتراضات کا جواب دے کر ان کے ارادوں کو عوام سے بے نقاب کریں مسلم لیگی ارکان کو عوام کی شکایت سے بھی باخبر ہونا اور ان کا تدارک کرنا چاہیئے —“

(آفاق ۱۴ اکتوبر)

کیا ہم لیگ کونسل کی ”بالغ نظری“ سے توقع رکھیں کہ وہ تکفیر و تفسیق کے موجودہ فتنہ کو بند کرے گی؟

(منقول از نوائے وقت ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

”مسلم لیگ کو فرقہ وارانہ مسائل کو بھی جرأت سے حل کرنا چاہیئے۔ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے۔ کہ فرقہ وارانہ مسائل اس ملک کی سلامتی کے دشمن ہیں۔ بعض تنگ نظر عناصر اپنے غیر انسانی نظریات کی وجہ سے کسی متمدن سوسائٹی میں رہنے کے اہل نہیں۔ وہ عوام کی بعض کمزوریوں کا سہارا لے کر اس اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں۔ جو ہماری قومی زندگی کا سب سے اہم ستون ہے۔ اس ٹولہ میں تحریک پاکستان کے کچھ پرانے دشمن، چند طالع آزما لیڈر اور نا عاقبت اندیش جنونی شامل ہیں۔ جن کے نزدیک اسلام کی سب سے بڑی خوبی مسلمانوں کو آپس میں لڑانا اور تکفیر و تفسیق ہے۔ خود مسلم لیگ کی صفوں میں ایسے لوگوں کی تعداد کچھ کم نہیں ہے۔ کیا ہم کونسل کی ”بالغ نظری“ سے توقع کر سکتے ہیں۔ کہ وہ اس مسئلہ کو تہور کے ساتھ زیر بحث لائے گی؟

کوئٹہ کیلئے جیو فزیکل انسٹی ٹیوٹ

کوئٹہ ۱۳ اکتوبر۔ حکومت پاکستان ۰۰۰۰۰ سے مل کر اقوام متحدہ کی طرف سے کوئٹہ میں ایک جیو فزیکل انسٹی ٹیوٹ قائم کی جا رہی ہے۔ اس ادارے کے تحت زلزلہ پیمائی کے علاوہ بلوچستان میں بادلوں اور مقناطیسی سائنس کے تجربات بھی کئے جائیں گے۔ تین اقوام متحدہ کے ماہرین ایک انگریز ایک فرانسیسی اور ایک جرمن انسٹی ٹیوٹ کا کام تیزی سے مکمل کر رہے ہیں۔ لیبارٹری کی عمارت کے لئے یہاں سے چار میل کے فاصلہ پر جگہ منتخب کر لی گئی ہے۔ ضروری سامان پر ۴۰۰۰۰۰ روپے سے زیادہ لاگت آئے گی۔ (اسٹار)

بھارت سے ۱۵۰۰ مزید مہاجرین کی آمد

حیدر آباد (سندھ) ۱۳ اکتوبر۔ گذشتہ ہفتہ کھوکھرا پار کے راستے ۱۵۰۰ مسلمان مہاجرین بھارت سے یہاں پہنچے۔ مہاجرین نے بیان کیا ہے۔ کہ ہر روز تقریباً ۲۵۰ مسلمان بھارت کی طرف سے پاکستان کی سرحدوں کو عبور کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

ریاست کرین کے صدر کی باغیوں سے اپیل

رنگون ۱۳ اکتوبر۔ کرین ریاست کے صدر مسٹر با ماؤ چین کے دستخطوں کے تحت سرکاری پالیسی کے متعلق ایک بیان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں کرین باغیوں اور ان کے لیڈروں سے زبردست اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنی سرگرمیوں کی حماقت کا احساس کریں۔ اور سامنے آ کر برسر عام کریں عوام کے لئے اپنی ہمدردی اور خلوص کا ثبوت پیش کریں۔ اور کرین ریاست کی بحالی اور آبادکاری میں اچھے شہریوں کی طرح امداد دیں۔

مسٹر با ماؤ چین نے پُر زور الفاظ میں اعلان کیا۔ کہ جو کرین باغی اس اپیل کی بناء پر سامنے آ جائیں گے۔ انہیں ۰۰۰ دلانے کی پوری ذمہ داری کرین حکومت قبول کرتی ہے۔ (اسٹار)

سندھ کے صوفی شاعر کی دوصد سالہ برسی

حیدر آباد (سندھ) ۱۳ اکتوبر۔ مسٹر ٹی اے آغا آرگنائزنگ سیکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ سندھ کے صوفی شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائی کی دوصد سالہ برسی کی تقریب ۱۳ اور ۱۴ نومبر کو یہاں منعقد کی جا رہی ہے انہوں نے بتایا۔ کہ برسی فاضلانہ طریق سے منائی جائے گی۔ سندھی زبان کے مقتدر عالم شاہ عبداللطیف کے کلام کے مختلف اصناف اور فلسفہ وغیرہ پر مقالات پڑھے جائیں گے۔ (اسٹار)